جیمز اینڈرسن ٹیسٹ کرکٹ کے 600 وکٹ کلب میں شامل

تحریر: سہیل احمد لون

لاک ڈاؤن کے بعد بین الاقوامی کرکٹ کی واپسی ہوئی، ویسٹ انڈیز کے بعد پاکستان نے انگلینڈ کا دورہ کیا۔ کرونا وائرس کے پیشِ نظر دونوں سیریز میں سٹیڈیم میں تماشائی موجود نہ تھے۔ دونوں سیریز کے پہلے ٹیسٹ میچوں میں انگلینڈ کی ٹیم مشکل میں نظر آئی، ویسٹ انڈیز نے تو پہلا ٹیسٹ جیت لیا تھا مگر پاکستان نے جیتا ہوا ٹیسٹ ہارا۔ اس کے بعد باقی ٹیسٹ میچوں میں انگلینڈ کا پلہ بھاری تھا، سیریز کے آخری دونوں ٹیسٹ میچ بارش کی وجہ سے ڈرا ہو گئے اور پاکستان گوروں کے دیس میں وائٹ واش ہونے سے بچ گیا۔ جب بھی کوئی ٹیسٹ سیریز ہو تو کچھ نئے ریکارڈز بھی بنتے ہیں اور پرانے ریکارڈز ٹوٹتے بھی ہیں۔ اس سیریز میں مین آف دی سیریز کا ایوارڈ دونوں ٹیموں کے وکٹ کیپر بلے بازوں محمد رضوان اور جاس بٹلر کو ملا جو شاید اس سے قبل کبھی کسی ٹیسٹ سیریز میں نہ دیکھا گیا۔ محمد رضوان کی وکٹوں کے پیچھے اور کریز پر کارکردگی دیکھ تو ایسا لگتا ہے کہ سابق کپتان سرفراز احمد کی ٹیسٹ سکواڈ میں دوبارہ جگہ حاصل کرنا کافی مشکل ہے۔ اس سیریز کے اختتام پر پاکستان کے لیے بس سیکھنے کو سبق ہی ہے مگر انگلینڈ کے لیے اس سیریز میں نئے بلے باز زیک کرالی کی اچھی کارکردگی کے علاوہ اس کے فرنٹ لائن تیز گیند بازوں کی جوڑی سٹیورٹ براڈ اور جیمز اینڈرسن کا پانچ سو اور چھ سو ٹیسٹ وکٹیں لینے کا سنگِ میل عبور کرنا تھا جو باعث مسرت ہ اور قابل داد ہے۔ جیمز اینڈرسن کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ دنیا کے پہلے تیز گیند باز ہیں جنہوں نے ٹیسٹ میچوں میں چھ سو وکٹیں مکمل کیں۔ اس سے قبل سری لنکا کے سپن گیند باز مرلی دھرن نے 133 ٹیسٹ میچ کھیل کر 800 وکٹیں، آسٹریلیا کے لیگ سپنر شین وارن نے 145 ٹیسٹ میچوں میں 708 وکٹیں، اور بھارت کے سپنر انیل کمبلے نے 132 ٹیسٹ میچوں میں 619 وکٹیں لے چکے ہیں مگر کوئی تیز گیند باز آج تک چھ سو وکٹیں حاصل نہ کر سکا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ سپن باؤلرز کی نسبت فاسٹ باؤلر کو اپنی سپیڈ اور فٹنس قائم رکھنے میں مشکل ہوتی ہے جبکہ سپن باؤلر کو چند قدم دوڑ کر گیند پھینکنی ہوتی ہے تو اس کا کیریئر زیادہ لمبا ہوتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں سب سے پہلے سو وکٹیں لینے والا گیند باز بھی انگلینڈ کا لیفٹ آرم سپنر Johnny Briggs تھا جس نے یکم فروری 1895ء کو یہ کارنامہ سرانجام دیا۔ اس کے بعد انگلینڈ کے تیز گیند باز Fred Trueman نے سو وکٹیں مکمل کیں، فریڈ ٹرومین بعد ازاں تین سو وکٹیں مکمل کرنے والے دنیا کے پہلے گیند باز بنے۔ نیوزی لینڈ میں پیدا ہونے والے آسٹریلیا کے لیگ بریک گگلی باؤلر Clarrie Grimmett نے دو سو وکٹیں سب سے پہلی مکمل کیں، اس کے علاوہ ان کا یہ بھی ریکارڈ تھا کہ انہوں نے تیز ترین دو سو وکٹیں یعنی 36 ٹیسٹ میچ کھیل کر لیں جو 82 برس بعد پاکستان کے لیگ بریک باؤلر یاسر شاہ نے 33 ٹیسٹ میچ میں دو سو وکٹیں لیکر 2018ء میں توڑا۔ اس کے بعد نیوزی لینڈ کے شہرہ آفاق آل راؤنڈر رچرڈ ہیڈلی نے 86 ٹیسٹ میچ میں 431 وکٹیں لیں، کرکٹ کی تاریخ میں چار سو وکٹیں حاصل کرنے والے وہ پہلے گیند باز تھے اور وکٹوں کی تعداد کے لحاظ سے وہ تقریباً چار برس پہلے نمبر پر رہے، 1994ء میں بھارتی آل راؤنڈر کپل دیو نے 131 ٹیسٹ کھیلنے کے بعد 434 وکٹیں لے کر رچرڈ ہیڈلی سے پہلی پوزیشن چھین لی۔ 2001ء میں ویسٹ انڈیز کے

تیز گیند باز کورٹنی والش نے جنوبی افریقہ کے آل راؤنڈر جیک کیلس کو پورٹ آف سپین۔ٹرینیڈاڈ میں ایل بی ڈبلیو آؤٹ کیا تو وہ کرکٹ کی تاریخ میں پانچ سو وکٹیں حاصل کرنے والے پہلے گیند باز بن گئے۔اس کے بعد آسٹریلیا کے لیگ بریک باؤلر شین وارن نے چھ سو اور سات سو وکٹیں سب سے پہلے لینے کا اعزاز حاصل کیا۔شین وارن کے قریب ترین حریف سری لنکا کے مرلی دھرن تھے۔شین وارن نے 2007ء میں ٹیسٹ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لے لی اس کے تین برس بعد مرلی دھرن نے کرکٹ کی تاریخ میں 2010ء میں سب سے پہلے آٹھ سو وکٹیں لینے کا کارنامہ سرانجام دیکر ریٹائرمنٹ کا اعلان کردیا۔تادم تحریر وہ 133 ٹیسٹ میچ میں 800 وکٹیں لے کر پہلی پوزیشن پر ہیں۔اس کے بعد آسٹریلوی گیند باز شین وارن نے 145 ٹیسٹ میچ میں 708 وکٹیں حاصل کرکے دوسرے نمبر پر ہیں جبکہ بھارت کے سپنر انیل کمبلے 132 ٹیسٹ میں 619 حاصل کرکے وکٹوں کی تعداد کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر ہیں۔پاکستان اور انگلینڈ کی حالیہ سیریز میں جیمز اینڈرسن نے 156 ٹیسٹ میچ کھیل کر 600 وکٹیں حاصل کرکے وکٹوں کی تعداد کے لحاظ سے چوتھی پوزیشن حاصل کرلی مگر وہ دنیا کے پہلے فاسٹ باؤلر ہیں جنہوں نے یہ سنگ میل عبور کیا۔ٹیسٹ میچ میں وکٹوں کی مجموعی تعداد کے لحاظ سے آسٹریلیا کے گلین میک گرا 124 ٹیسٹ میچ میں 563 وکٹیں لے کر پانچویں اور ویسٹ انڈیز کے تیز گیند باز کورٹنی والش 132 ٹیسٹ میچ کھیل کر 519 وکٹیں حاصل کرکے چھٹے نمبر پر ہیں مگر ان کو انگلینڈ کے فاسٹ باؤلر کسی وقت بھی پیچھے چھوڑ سکتے ہیں کیونکہ وہ اس وقت بھرپور فارم میں کھیلتے ہوئے 143 ٹیسٹ میچ میں 514 وکٹیں حاصل کرکے ساتویں نمبر پر ہیں۔جیمز اینڈرسن اور اسٹیورٹ براڈ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ انہوں نے اکٹھے کھیل کر انگلینڈ کے لیے اب تک 883 وکٹیں حاصل کیں ہیں جو کسی بھی باؤلنگ جوڑی کا ایک عالمی ریکارڈ ہے۔اس کے بعد کالی آندھی کی جوڑی کرٹلے ایمبر وز اور کورٹنی والش کا نمبر آتا ہے اس جوڑی نے ملکر ویسٹ انڈیز کے لیے 762 وکٹیں حاصل کیں،اس کے بعد تیسرے نمبر پر پاکستان کے ٹو ڈبلیوز یعنی وسیم اکرم اور وقار یونس کا نمبر آتا ہے اس جوڑی نے ملکر پاکستان کے لیے 559 وکٹیں حاصل کیں ہیں،جبکہ چوتھے نمبر پر آنے والی باؤلرز کی جوڑی میں جنوبی افریقہ کے شان پولاک اور جیک کیلس کا نمبر آتا ہے دونوں تیز گیند بازوں نے ملکر ساؤتھ افریقہ کے لیے 547 وکٹیں حاصل کیں۔ریکارڈز کے آئینے میں دیکھا جائے تو جیمز اینڈرسن وکٹوں کی مجموعی تعداد کے لحاظ سے چوتھے نمبر پر ہیں اور امید ہے 20 وکٹیں مزید حاصل کرکے بھارت کے انیل کمبلے سے تیسری پوزیشن بھی حاصل کرلیں گے مگر تکنیکی اور اوسط کے اعتبار سے دیکھا جائے تو کرٹلے ایمبر وز اور میلکم مارشل کی کلاس زیادہ بہتر تھی۔جیمز اینڈرسن کی وکٹ لینے کی اوسط 26.8 ہے جبکہ کرٹلے ایمبر وز اور میلکم مارشل دونوں کی اوسط 20.9 ہے جو کرکٹ کی تاریخ میں کم ازکم تین سو وکٹیں لینے والے کسی اور گیند باز کو نصیب نہیں ہوسکی۔جیمز اینڈرسن کا سب سے مثبت پہلو ان کی کمال کی فٹنس ہے اور 38 برس کی عمر کے باوجود ابھی تک اچھی رفتار سے گیند بازی کررہے ہیں۔ان کی گیند بازی کا خاص ہتھیار انکی سوئنگ ہے اور وہ اس لحاظ سے خوش قسمت رہے کہ انکو اپنی مہارت کی مطابقت سے انگلینڈ میں کھیلنے کا وسیع موقع ملا یہی وجہ ہے ان کی وکٹوں کی تعداد بھی ہوم سیریز میں زیادہ ہے۔اس کے علاوہ ان کے سترہ برس کے بین الاقوامی کیریئر میں کوئی سیاسی چال بازی یا تنازعہ نظر نہیں آیا۔اس کے برعکس اگر پاکستان کرکٹ ٹیم میں دیکھا جائے تو وسیم اکرم،وقار یونس جس کلاس کے باؤلر تھے اس کا عکس ان کے ریکارڈز میں کم نظر آتا ہے،اگر وہ بھی گروپ بندی،کھیل میں سیاست،فکسنگ سکینڈلز

وغیرہ کے چکروں میں نا پڑتے تو شاید جیمز اینڈرسن سے پہلے چھ سو وکٹیں لینے والے فاسٹ باؤلرز بنتے۔600وکٹیں لینے والے کلب کو دیکھا جائے تو سری لنکا کے مرلی دھرن نے یہ حدف حاصل کرنے کے لیے 33,711 گیندیں پھینکیں،جیمز اینڈرسن نے یہ حدف 33,717 گیندیں پھینک کر حاصل کیا،آسٹریلوی گیند باز شین وارن نے 34,920 گیندوں پر یہ حدف حاصل کیا اور بھارتی گیند باز انیل کمبلے کو چھ سو وکٹیں لینے کے لیے 38,494 گیندیں کروانا پڑیں۔موجودہ دور میں انگلینڈ کے سٹیورٹ براڈ واحد گیند باز ہیں جو 600وکٹ لینے والے کلب کو جوائن کرتا دکھائی دیتے ہیں۔گزشتہ برس انگلینڈ نے پہلی مرتبہ کرکٹ کا عالمی کپ جیتا،رواں سال ویسٹ انڈیز اور پاکستان کو ٹیسٹ سیریز میں شکست دی،جیمز اینڈرسن 600اور سٹیورٹ براڈ نے 500وکٹوں کا سنگِ میل عبور کیا۔بدقسمتی سے کرونا وائرس کی وجہ سے تماشائی اپنے قومی ہیروز کو یہ کارنامہ کرتے سٹیڈیم میں لائیو نہ دیکھ سکے۔ریکارڈز تو بنتے ہی ٹوٹنے کے لیے ہیں مگر جیمز اینڈرسن سے یہ ریکارڈ کوئی نہیں چھین سکتا کہ چھ سو وکٹیں حاصل کرنے والے وہ پہلے فاسٹ باؤلر ہیں جس کے لیے وہ مبارک باد کے مستحق ہیں،جیمز اینڈرسن کا ابھی ٹیسٹ کرکٹ چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں اور وہ ٹیسٹ کرکٹ میں سات سو وکٹ لینے کے لیے پرعزم ہیں۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن-سرے

sohailloun@gmail.com

30-08-2020